فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. NO. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر ۲۷ — ۲۴ محرم ۱۳۸۱ء

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ایک آنہ ۳ پائی (سابقہ) — ۸ نئے پیسے

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳ روپے، سہ ماہی ۷ روپے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۲ وفا ۱۳۴۰ ہش | ۱۲ جولائی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۵۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۱۰ جولائی بوقت ۱۱ بجے دن

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند بھی اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

"امریکہ نے تصفیہ کشمیر کیلئے اپنا اثر و رسوخ استعمال نہیں کیا"

"۸۵ فیصد بھارتی فوج پاکستان کے مقابلہ میں کھڑی ہے" — صدر ایوب کا ٹیلی ویژن انٹرویو

لندن ۱۱ جولائی۔ صدر ایوب نے کہا ہے۔ امریکہ نے تصفیہ کشمیر کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال نہیں کیا۔ چین کے خطرہ کے باوجود بھارت اور چین کی سرحد پر صرف ۱۵ فیصد بھارتی فوج متعین ہے۔ اور باقی ساری فوج پاکستان کے بالمقابل کھڑی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ امریکہ بھارت کو جو امداد دے رہا ہے۔ اس سے اندیشہ بڑھ گیا ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے ملک اپنی سلامتی کے لئے چین سے تعلقات قائم کرلیں گے

صدر نے کہا کہ باہمی سلامتی کے ترمیم شدہ قانون کے تحت بھارت کو دی جانے والی امداد پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کو بھی اسی قدر امداد دی جائے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکے امریکہ برصغیر میں سیاسی استحکام کے لئے کثیر سرمایہ صرف کر رہا ہے۔ لیکن اگر دونوں ملک ایک دوسرے کے خلاف بندوقیں تانے کھڑے رہیں۔ تو امداد کا بنیادی مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اور سارے علاقے کی سلامتی کو خطرہ لاحق رہتا ہے۔ صدر ایوب نے کہا امریکہ کو چاہیئے کہ وہ بھارت سے کہے کہ ہم نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ اب اسے (بھارت کو) چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔ صدر ایوب نے یہ باتیں امریکی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن سے ایک انٹرویو میں کہیں۔ جمہوریہ کا یہ انٹرویو ٹیلی ویژن پر پیش کیا گیا۔ دو نامہ نگاروں نے صدر سے انٹرویو کیا تھا۔ اور مختلف موضوعات پر سوالات کئے تھے ٹیلی ویژن پر صدر ایوب کا تعارف کراتے ہوئے کہا گیا کہ وہ ایک اہم ملک کے راہنما ہیں۔ اور امریکہ سے تعلقات میں تبدیلی کے رجحان سے بڑے پریشان ہیں۔ صدر ایوب نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا کہ اگر حالات نے یہ ثابت کر دیا کہ غیر جانبداری ہی پاکستان کی سلامتی کی واحد ضمانت ہے تو پھر ممکن ہے پاکستان بھی غیر جانبداری اختیار کرلے تاہم آپ نے یہ امید ظاہر کی کہ شاید ایسے فیصلہ کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

صدر کینیڈی سے مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی مؤثر حمایت کا مطالبہ کیا جائیگا

صدر کینیڈی سے ملاقات کے لئے صدر ایوب آج واشنگٹن پہنچ رہے ہیں

واشنگٹن ۱۱ جولائی۔ توقع ہے کہ صدر ایوب صدر کینیڈی سے کہیں گے کہ امریکہ مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں پاکستان کی بھرپور حمایت کرے۔ تاکہ جنوبی ایشیا کا دفاع مستحکم ہو جائے۔ پاکستانی وفد کے قریبی ذرائع نے کل بتایا ہے کہ پاکستان امریکہ کی زبانی حمایت سے مطمئن نہیں ہوگا۔ اس قسم کی امداد کا وقتاً فوقتاً وعدہ کیا جاتا رہا ہے۔ پاکستان اس امر کا مطالبہ کرے گا کہ مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے امریکہ کے نئے دوست بھارت پر اخلاقی دباؤ ڈالا جائے۔ تاکہ اس خطے کو کسی قسم کے خطرے کے مقابلے میں پاکستان اور بھارت ایک متحدہ محاذ قائم کرسکیں۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ دفاعی معاہدوں کے مستقبل کا انحصار بڑی حد تک ایوب کینیڈی مذاکرات کے نتائج پر ہے۔ پاکستان کا خیال ہے کہ مقامی معاہدوں کے تحت امریکہ نے بعض ایسے وعدے کئے ہیں۔ جن سے چند ایشیائی ملکوں پر جھلاہٹ پیدا ہو گئی ہے۔ اب جبکہ فوجی امداد کی افادی پوزیشن ہی بہت زیادہ تبدیل ہو چکی ہے پاکستان صورت حال کا جائزہ لینا اور اپنی پالیسی میں تبدیلیاں لانا پسند کریگا۔ پاکستانی وفد کے قریبی حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ دفاعی معاہدوں کے سلسلہ میں پاکستان کے طرز عمل میں کسی تبدیلی سے پاکستان اور امریکہ میں فوجی معاہدے پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ صدر ایوب کل کی صبح کو امریکہ جانے کے لئے لندن سے واشنگٹن روانہ ہو چکے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کا ڈاک کا پتہ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آج کل نخلہ میں قیام فرما ہیں۔ روزانہ ڈاک ربوہ سے نخلہ بھجوانے کا انتظام موجود ہے۔ اس لئے براہ مہربانی احباب ربوہ کے پتہ پر ہی حضور کو ڈاک بھجوایا کریں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

جاپان میں پچاس افراد غرق ۱۶ لاپتہ

ٹوکیو ۱۱ جولائی۔ کل ساحلی علاقوں میں ۵۰ افراد غرق اور ۱۶ لاپتہ ہو گئے تعطیلات منانے والے لاکھوں جاپانی شدید گرمی سے بچنے کے لئے ساحل سمندر پر جمع ہو گئے تھے ٹوکیو کے پانچ لاکھ سے زیادہ باشندے ساحل سمندر پر گئے۔ اور بیس ہزار سے زیادہ افراد نے مشہور پہاڑ فیوجی پر پناہ لی۔

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کی رو سے مربی سلسلہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مقامی انجمن یا مجلس کے اجلاس میں شریک ہو کر مشورہ دے سکتا ہے۔ مگر وہ ووٹ نہیں دے سکتا۔

مربیان اس کے مطابق مقامی مجالس عاملہ کے اجلاس میں شامل ہوا کریں۔ اور امراء صاحبان اور پریذیڈنٹ صاحبان اجلاس کی اطلاع مربیوں کو بھی دیا کریں۔ تاکہ کام میں زیادہ ہم آہنگی پیدا ہو۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

وقف جدید اور عہدہ داران جماعت سے گزارش

امید ہے کہ ہفتہ وقف جدید آپ نے پورے انہماک اور کامیابی کے ساتھ منایا ہوگا۔ وعدہ جات چونکہ بڑی محدود مقدار میں ہیں۔ اس لئے آپ کوشش فرما کر ایک ہی دفعہ رقم وصول فرمالیں۔ اور بقایا کو آگے نہ بڑھنے دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبۂ جمعہ

مذہب کی پیش کردہ بہت سی صداقتیں ایسی ہیں جو بظاہر نہایت سادہ اور معمولی ہیں

لیکن

اگر دنیا پوری طرح ان پر کاربند ہو جائے تو باہمی کشمکش اور لڑائیوں کا سلسلہ یکسر بند ہو سکتا ہے

مومن اور غیر مومن سب کو بہرحال مشکلات و مصائب میں سے ضرور گزرنا پڑتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ جولائی ۱۹۵۰ء بمقام پارک ہاؤس کوئٹہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے شعبہ زودنویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

ان تکونوا تالمون فانھم
یالمون کما تالمون۔ و
ترجون من اللہ ما لا
یرجون۔ (نساء ع ۱۵)

اس کے بعد فرمایا:-

بہت سی صداقتیں

دنیا میں ایسی ہیں جو نہایت چھوٹی۔ نہایت ظاہر اور نہایت سادہ ہیں۔ لیکن جتنا کام ان سے لیا جا سکتا ہے اتنا ان بڑی بڑی ایجادوں سے نہیں لیا جا سکتا جن سے آج کل دنیا مرعوب ہو رہی ہے اور جن کی وجہ سے وہ قومیں اپنی علمی تحقیقات پر فخر کرتی ہیں لیکن انسان کی یہ ایک عجیب حالت ہے کہ وہ ان سادہ اور چھوٹی چھوٹی صداقتوں سے کام نہیں لیتا بلکہ ہمیشہ ٹیڑھے اور پیچیدہ رستوں کی تلاش میں رہتا ہے۔ دنیا کے اکثر

انسانوں کی مثال

ایسی ہی ہے جیسے کسی نے ایک احمق سے پوچھا کہ مجھے بگلا پکڑنے کی ضرورت ہے کوئی ایسا طریق بتاؤ جس سے وہ پکڑا جا سکے۔ اس نے کہا صبح کے وقت دریا کے کنارے چلے جاؤ۔ بگلا وہاں بیٹھا ہوا ہوگا اپنے ساتھ کچھ موم لے جانا۔ آہستہ آہستہ لیٹ کر وہاں تک جانا۔ اور وہ موم اس کے سر پر رکھ دینا۔ اس کے بعد تھوڑی دور پرے ہٹ کر بیٹھ جانا اور ہوشیار رہنا۔ سورج نکلے گا تو دھوپ کی وجہ سے موم پگھلے گی اور پگھل کر اس کی آنکھوں میں پڑے گی۔ وہ اندھا ہو جائے گا اور اسے آنکھوں سے کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ پھر آہستہ آہستہ جا کر اسے پکڑ لینا۔ اس شخص نے کہا میں صبح سویرے اتنا فاصلہ طے کر کے دریا پر جاؤں گا۔ پھر رینگ رینگ کر اور چھپتے چھپتے بگلے کے پاس پہنچوں گا۔ اس کے سر پر موم رکھوں گا۔ اور پھر پرے ہٹ کر بیٹھا رہوں گا کہ سورج نکلے اور موم پگھل کر اس کی آنکھوں میں جا پڑے اور وہ اندھا ہو جائے تب میں اسے پکڑوں تو کیوں نہ میں اس وقت ہی اسے پکڑ لوں۔ جب میں اسکے سر پر موم رکھنے جاؤں۔ اس نے کہا پھر استادی کیا ہوئی۔

دنیا کے اکثر انسان ایسے ہی بیوقوف ہیں جیسے وہ شخص جس نے بگلے کے پکڑنے کا یہ طریق بتایا۔ وہ ہمیشہ

پیچیدہ اور ٹیڑھے رستوں کی تلاش

میں رہتے ہیں۔ سیدھی سادھی بات جو مجرب ہو اور پھر ایک دفعہ نہیں۔ ہزارہا دفعہ تجربہ میں آئی ہو اور ہر ایک کے علم میں ہو وہ اختیار نہیں کرتے۔ مذہب کیا ہے جہاں تک اس کا بنی نوع انسان سے تعلق ہے وہ چند جانے بوجھے اخلاق کا نام ہے جو ایسے نہیں جو نئے ہوں یا جن کا تجربہ نہ ہوا ہو بلکہ وہ ہزاروں نہیں لاکھوں آدمیوں کے تجربہ میں آئے ہیں اور ان کے نتائج دیکھے گئے ہیں مگر لوگ انہیں اختیار نہیں کرتے اور وہ ایسے رستوں کی تلاش میں رہتے ہیں جو پیچیدہ ہوں۔ وہ ان کی بجائے بجلی کی مشینوں اور ایٹم بم کی تلاش میں رہتے ہیں کہ وہ کسی طرح ایجاد کریں تا انہیں استعمال کیا جائے۔ مثلاً مذہب یہ سکھاتا ہے کہ دوسروں سے حسن سلوک کرو۔ کسی پر ظلم نہ کرو۔ کسی کا مال نہ کھاؤ۔ اب یہ چیزیں نئی نہیں ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبیوں میں سے کوئی بھی ایسا نبی نہیں گزرا جس نے یہ تعلیم دی ہو کہ تم دوسروں کا مال کھا لو۔ دوسرے لوگوں پر ظلم کرو۔ تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تو یہ تعلیم نہیں دی تھی لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نئی بات نکالی ہے بلکہ

حقیقت یہ ہے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہی بات دہرائی ہے جس کی دوسرے نبیوں نے اپنے اپنے وقت میں تعلیم دی۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم کوئی فائدہ اٹھانے لگو۔ تو پہلے یہ دیکھ لو کہ اس سے کہیں تمہارے کسی ہمسایہ کو نقصان تو نہیں پہنچتا۔ اب یہ کوئی نئی چیز نہیں۔ ہماری عقل کے کسی گوشہ میں بھی نہیں آ سکتا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں یہ تعلیم دی ہو کہ اے لوگو تم کوئی نفع اٹھاتے وقت ہمسایہ کا خیال نہ رکھو۔ اگر حضرت آدم علیہ السلام نے یہ کہا ہوتا۔ تو وہ خدا تعالے کے برگزیدہ نہیں کہلا سکتے حضرت نوح علیہ السلام نے بھی کہا ہوگا تو یہی کہا ہوگا۔ کہ تم دوسرے شخص کا مال نہ کھاؤ۔ اس پر ظلم نہ کرو۔ اس سے حسن سلوک کرو۔

ہم یہ مان نہیں سکتے

کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے وقت میں یہ تعلیم دی ہو کہ اے لوگو تم دوسروں کا مال لوٹ کر کھا جاؤ۔ ان پر ظلم کرو۔ ان سے حسن سلوک نہ کرو۔ لیکن ان کو جھٹلانے والے لوگ کہتے تھے کہ ہم اب نہیں کہیں گے اور خدا تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کو الہام کرتا تھا کہ یہ لوگ جو دوسروں کا نقصان نہیں کرتے بددیانتی نہیں کرتے۔ دوسروں پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ان سے حسن سلوک کرتے ہیں یہ بددیانت ہیں۔ بے ایمان ہیں میں ان پر عذاب نازل کروں گا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہا ہے وہ وہی ہے جو آدم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا۔ جو نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا جو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا یہ وہ چیز ہے جو آدم علیہ السلام سے لیکر اس وقت تک چلتی چلی آئی ہے اگر اس تعلیم پر دنیا فی الواقعہ عمل کرنے لگ جائے تو کیا کوئی لڑائی باقی رہ سکتی ہے۔ اگر دونو فریق اسی بات پر تیار ہو جائیں کہ وہ دوسرے کا مال نہیں اٹھائیں گے دوسرے کو ذلیل نہیں کریں گے تو امن قائم ہو جاتا ہے اور لڑائی ہو ہی نہیں سکتی۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہارا دشمن بھی تم سے پیار کرنے لگ جائے گا اور اگر تم ایسا نہ کرو گے تو تمہاری آپس میں محبت نہیں ہوگی اور اگر محبت نہ ہوگی تو پھر یہ وہی استادی بن جاتی ہے جو کسی نے بگلے پکڑنے کے لئے بتائی تھی۔ اگر تمہاری آپس میں محبت ہے تو دوسرے کے ساتھ لڑائی کا خیال بھی تمہارے ذہن میں نہیں آ سکتا۔ مثلاً میاں بیوی ہیں وہ آپس میں محبت رکھتے ہیں دونو ایک دوسرے کے لئے جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ایک دوسرے کی خوشی سے وہ خوش ہوتے اور ایک دوسرے کی غمی سے غم محسوس کرتے ہیں کیا تم انکے متعلق کبھی یہ خیال بھی کر سکتے ہو کہ بیوی ایک طرف کسی وقت بیٹھی ہو اور تم اس سے پوچھو بی بی کیا کر رہی ہو تو وہ کہے کہ میں اپنے خاوند کو مارنے کیلئے ایٹم بم تیار کر رہی ہوں یا خاوند ایک الگ جگہ پر کچھ کر رہا ہو اور پوچھنے پر وہ کہے کہ میں اپنی بیوی

کو ہلاک کرنے کے لئے ایٹم بم تیار کر رہا ہوں۔ اگر میاں بیوی کے درمیان محبت ہوگی۔ تو ایک دوسرے کو ہلاک کرنا تو کجا۔ سخت کلامی اور سخت جھگڑے کا بھی ایک دوسرے کو خیال نہیں آسکتا۔ پس ایٹم بم کی استادیاں تو جبھی سوجھتی ہیں جب ہم دوسرے کو چھیڑیں گے۔ اور دوسرے کے متعلق اپنے اندر بغض پیدا کریں گے جب بغض پیدا ہو جائے گا تو باہم لڑائیاں ہونگی۔ لیکن سیدھی سادھی بات ہے کہ ایک دوسرے کو چھیڑو ہی نہیں بغض پیدا ہی نہ کرو۔

سائنس آج سے پہلے بھی موجود تھی

دنیا ماضی میں بھی ایٹم بم بنا سکتی تھی۔ لیکن پہلے زمانہ میں لوگوں میں ایک دوسرے کے متعلق اس قدر بغض نہیں تھا۔ جس قدر آجکل ہے۔ بغض نے لوگوں کے اندر جوش پیدا کیا۔ اور اتنا پیدا کیا۔ کہ انسان نے سوچا۔ کہ جب تک میں کوئی بھاری چیز تلاش نہ کروں۔ میرا جوش ٹھنڈا نہیں ہو سکتا۔ جتنا جوش پیدا ہوا۔ اتنا تنوع بھی پیدا ہوا۔ کیونکہ اگر کسی سے محبت ہوتی ہے تو ہزاروں قسم کے ایسے خیالات اٹھتے ہیں جو محبت پر دلالت کرتے ہیں۔ اور اگر بغض ہوتا ہے۔ تو ہزاروں قسم کے خیالات اٹھتے ہیں جو بغض پر دلالت کرتے ہیں۔ ایٹم بم بغض پر دلالت کرنے والا ذریعہ ہے۔ جب بغض بڑھ گیا۔ تو اس کو نکالنے کے نئے تجویزیں سوچی گئیں مثلاً ایک شخص دوسرے کو تھپڑ مارتا ہے اور اپنا بغض نکال لیتا ہے۔ لیکن جب بغض بڑھتا ہے اور اتنا بڑھتا ہے کہ تھپڑ سے وہ نکل نہیں سکتا۔ تو وہ تجربہ کرتا ہے کہ اس طرح گھونسہ مارا جائے۔ وہ گھونسہ مارتا ہے اور اس کا جوش ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ خیال کرتا ہے کہ گھونسہ مارنا بغض نکالنے کا کوئی اچھا ذریعہ نہیں

وہ اور آگے بڑھتا ہے

اور ڈنڈا نکالتا ہے۔ پھر اس پر کچھ عرصہ چلتا ہے۔ پھر وہ سمجھتا ہے کہ ڈنڈا مارنے سے بھی اس کی تذلیل اتنی نہیں ہوتی کہ اس سے بغض نکل جائے۔ وہ اسے جوتی مارتا ہے تا اس کی تذلیل ہو۔ پھر چاقو نکل آتا ہے۔ چھری نکل آتی ہے۔ تلوار بنتی ہے اور پھر بندوق بنتی ہے۔ یہ سب غصہ کی علامات ہیں۔ جب غصہ کا معیار بلند ہو جاتا ہے۔ تو پھر پہلے آلات جن سے غصہ نکل جاتا تھا حقیر معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے شاعر محبت کرتے ہیں۔ اگلے شاعر پچھلے شاعروں سے اتنی محبت سیکھ لیتے ہیں جتنی وہ جانتے ہیں۔ پھر اس میں اور ترقی کرتے ہیں پھر اور ترقی کرتے ہیں۔ اس طرح شاعری بڑھتی جاتی ہے۔ درحقیقت شاعری بڑھتی ہی پچھلے تجربوں کی بنا پر ہے۔ جب دنیا کی تسلی پچھلی شاعری سے نہیں ہوتی۔ تو پھر شاعر اور زیادہ مبالغہ کرنے لگ جاتا ہے۔ اور پھر اور مبالغہ کرتا ہے۔ اور اس طرح شاعری ترقی کرکے اعلیٰ مقام پر پہونچ جاتی ہے۔

غرض دنیا کی

صداقتیں بہت چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں

جن کو اگر نظر انداز کر دیا جائے تو بے ایمانیاں بددیانتی اور دغا بازیاں پیدا ہوتی ہیں۔ در حقیقت مذہب جو چیزیں بتاتا ہے۔ ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں ہوتی۔ جسے نظر انداز کیا جائے اگر لوگ مذہب پر پوری طرح کاربند ہو جائیں۔ تو آپس میں لڑائیوں کا سوال ہی نہیں رہتا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ چھوٹی چھوٹی صداقتیں ہیں۔ اگر انسان انہیں مان لے۔ تو بغض اور کینہ خود بخود نکل جاتا ہے۔ ہماری مخالفت بھی زیادہ تر وفات مسیح وغیرہ

عقائد کی وجہ سے

نہیں بلکہ اس وجہ سے ہے کہ لوگوں میں ضد کی عادت ہے۔ جب ان کے سامنے کوئی سچائی پیش کرو۔ تو وہ کہتے ہیں ہم اپنے عالم کی بات مانیں گے۔ ان کی بات کیوں مانیں۔ پھر احمدی ہو کر چندہ دینا پڑتا ہے۔ لیکن وہ اس کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اسی طرح انہیں رسم و رواج پر روپیہ خرچ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ لیکن جب احمدی ہو جائیں۔ تو انہیں

خدا کی راہ میں خرچ

کرنا پڑتا ہے۔ دین کیلئے خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ چیز ان کی طبیعت کے موافق نہیں ہوتی۔ پھر لوگوں میں نفاق کی عادت ہوتی ہے۔ انہیں کوئی شیعہ مل جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ سبحان اللہ بھلا حضرت علیؓ سے بڑا کون ہو سکتا ہے۔ اور اگر کوئی سنی مل گیا۔ تو کہہ دیا شیعہ بہت برے ہوتے ہیں وہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ پر ایمان نہیں لاتے۔ غرض وہ ہر ایک کو خوش کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس سے آگے قدم نہیں بڑھائیں گے۔ کسی احمدی کو ملیں گے تو کہیں گے۔ سبحان اللہ مرزا صاحب نے

اسلام کی بہت خدمت کی ہے

اور جب دوسرے لوگ ملیں گے تو کہیں گے احمدی بہت برے ہیں۔ پھر مثلاً انگریز آ جائیں۔ تو ان کی ہاں میں ہاں ملا دیں گے۔ اور بعد میں انہیں برا بھلا کہتے پھریں گے۔ یہ چیزیں ہیں جو صداقت کے قبول کرنے میں روک بن رہی ہیں اگر یہ روکیں ہٹ جائیں۔ تو احمدیت قبول کرنے میں دقت ہی کونسی رہ جاتی ہے۔ عقائد سب

وجہ غرض یہ ہے۔ چیز حقیقت یہی ہے کہ لوگوں میں قربانی کا مادہ نہیں پایا جاتا۔ پھر ان میں ڈرنے کی عادت ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

یہودیوں کے کچھ سردار آپؐ کے پاس آئے جب واپس گئے۔ تو ایک بھائی نے دوسرے سے پوچھا بھائی آپ کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے۔ اس نے کہا باتیں تو سب سچی ہیں اور حضرت موسے علیہ السلام کی پیشگوئیاں بھی سچی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر (اگلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) اس کی تعلیم صرف یہاں تک جاتی ہے پیچھے نہیں جاتی۔ اس نے کہا پھر تمہاری کیا صلاح ہے۔ اس نے کہا جب تک جان میں جان ہے۔ ایمان نہیں لاؤں گا۔ بھلا میں اپنی قوم کو کس طرح چھوڑ دوں۔ دوسرے نے کہا میرا بھی یہی خیال ہے۔ آپ کی مجلس میں تو آپ کی صداقت کا اقرار کر رہے تھے لیکن باہر نکلے تو انکار کر دیا۔ ایک صحابی کہتے ہیں میں ان کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ اس طرح کہ انہیں یہ علم نہیں تھا کہ ان کا کوئی تعاقب کر رہا ہے۔ میں نے جب ان کی یہ باتیں سنیں۔ تو بہت حیران ہوا۔ اس قسم کی

ہزاروں نہیں لاکھوں مثالیں

آج بھی پائی جاتی ہیں۔ بہت سے لوگ ہمیں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم اچھے ہیں۔ جب دوستوں سے ملتے ہیں تب بھی بعض دفعہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم اچھے ہیں۔ لیکن جب مخالفین کو ملتے ہیں تو ہمیں برا بھلا کہنے لگتے ہیں۔

مجھے افسوس ہے یہی حالت بعض احمدیوں کی بھی ہے۔ حالانکہ ہم تو احمدی چھوڑ کسی غیر احمدی۔ ہندو اور جاہل سے جاہل آدمی کے متعلق بھی نہیں سمجھتے کہ اس کی یہ حالت ہوگی۔ خدا تعالےٰ کہتا ہے تم پر مشکلات بھی آئیں گی۔ مگر جب مشکلات آتی ہیں تو تم میں سے بعض شور مچا دیتے ہیں۔ کہ ہائے ہم مر گئے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔

ان تکونوا تالمون فانھم یالمون کما تالمون

بھلا سوچو تو سہی

کہ دنیا میں کوئی شخص دکھوں سے بچا بھی ہے بے شک نبی دنیا میں آئے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم تمہیں جنت دیں گے۔ اس جہان میں بھی جنت دیں گے۔ اور اگلے جہان میں بھی جنت دیں گے۔ مگر کیا تم نے کبھی سوچا بھی ہے۔ کہ وہ جنت کیا ہے۔ اور کیا یہ جنت کہ آپ کی تجارتوں کو بھی نقصان نہ پہونچے۔ آپ کو

کوئی جانی خطرہ

بھی پیش نہ آئے۔ فرشتے آئیں۔ اور آپ کے سب کام کر جائیں کبھی آدمؑ کو ملی۔ کبھی نوحؑ کو ملی۔ موسےؑ کو ملی۔ خدا تعالےٰ کا رسول کہتا ہے کہ وہ تمہیں جنت دے گا۔ لیکن تم کو ماننا پڑے گا کہ یا تو اس قسم کے مصائب جہنم کا حصہ نہیں بلکہ جنت کا حصہ ہیں۔ یہ دکھ بھی انسان کو لطف دینے کا موجب ہیں۔

صوفیا کہتے ہیں

کہ اس دنیا کا ہی کیا مزہ جس میں دکھ نہ ہوں بہرحال خواہ یہ نظریہ ٹھیک ہو یا غلط یہ چیز بہرحال صحیح ہے۔ کہ آدم علیہ السلام کو بھی تکالیف پہونچیں۔ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی تکالیف و مصائب سے محفوظ نہ رہے۔ حضرت موسے علیہ السلام بھی دکھ اور تکالیف کے دوروں سے گزرے۔ اور حضرت عیسے علیہ السلام اور دیگر انبیاء کو بھی یہ تکلیفیں آئیں۔

کیا مصیبت جنت کا ہی حصہ ہے

یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنگ احد میں جو واقعہ پیش آیا۔ آپ کے دانت شہید ہوئے۔ آپ بے ہوش ہو گئے۔ اور آپ کی فتح شکست سے بدل گئی۔ کیا یہ جنت کا ہی حصہ ہیں۔ آپ پر جو جنگ احزاب میں گزری کیا یہ جنت ہے۔ آپ کی وفات سے پہلے جو جنگ ہوئی وہ اتنی خطرناک تھی کہ بڑے بڑے مومنوں کے دل بھی ہل گئے تھے۔ روما کی طاقت

مسلمانوں سے سینکڑوں گنا زیادہ

تھی۔ پھر آپ لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ جنگ مسلمانوں کے لئے کتنی خطرناک تھی۔ اتنا بڑا بادشاہ جس کی آدھی دنیا پر حکومت تھی۔ عرب پر حملہ آور ہونے لگا تھا۔ اگر یہ جنت ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملی تو معلوم ہوا کہ جنت میں کانٹے بھی ضرور ہیں۔ اور اگر یہ جنت نہیں۔ اور تم یہ مانتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت نہیں ملی تو یہ عجیب تمسخر ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو

دنیا میں جنت

نہ ملے۔ اور مرید دنیا میں جنت ملنے کے امیدوار ہوں۔ لیکن اگر تم مانتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلعم کو دنیا میں جنت ملی۔ تو لازماً آپ کو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ جنت وہ بھی ہے جس میں دکھ تکالیف اور مصائب پائے جائیں۔

فرق صرف اتنا ہے

کہ جب تم قومی طور پر مرنے لگتے ہو۔ تو خدا تعالیٰ تمہیں اس موت سے بچا لیتا ہے کہتے ہیں کوئی احمق تھا اُسے خیال آیا کہ وہ کسی قبر میں چھپ کر دیکھے کہ منکر نکیر کس طرح آتے ہیں۔ وہ قبرستان میں گیا وہاں ایک پرانی قبر تھی وہ اس میں چھپ کر بیٹھ گیا اور سمجھا کہ منکر نکیر ظاہری شکل میں آئیں گے اور اسے دکھائی دیں گے۔ اتنے میں ایک قافلہ گذرا۔ خچروں پر شیشے کے برتن لدے ہوئے تھے۔ خچریں اس کے پاس سے گذریں جس میں وہ احمق چھپا بیٹھا تھا۔ چھن چھن کی جو آواز آئی تو اس نے خیال کیا کہ شاید منکر نکیر آ گئے ہیں۔ اُس نے گردن باہر نکالی تا منکر نکیر کو ظاہری شکل میں دیکھ لے۔ اس کا گردن نکالنا تھا کہ خچریں بدکیں اور برتن نیچے گر کر ٹوٹ گئے۔ تاجر کے نوکر آگے اور انہوں نے اُسے خوب مارا۔ صبح کو جب گھر آیا تو بیوی نے دریافت کیا کہ وہ رات کو کہاں گیا ہوا تھا۔ اُس نے کہا

مجھے یہ خیال آیا

کہ میں منکر نکیر کو ظاہری شکل میں دیکھوں اور یہ معلوم کروں کہ اگلے جہان میں کیا ہوتا ہے اس لئے رات کو میں قبرستان میں گیا تھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ بالکل آرام ہے۔ صرف اتنی احتیاط رکھنی چاہیئے کہ خچریں بدک نہ جائیں۔ جس طرح اس بیوقوف نے اگلے جہان کے متعلق خیال کر لیا تھا۔ یہی حال تمہارا ہے تم سمجھتے ہو کہ جنت کے یہ معنے ہیں کہ ہمیں کوئی دکھ نہ پہنچے۔ کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ آئے۔ ہمیں کوئی قربانی نہ کرنی پڑے۔ بالکل امن اور آرام ہو۔ لیکن جب تمہیں یہ چیزیں نہیں ملتیں تو تم کہتے ہو ہمیں جنت نہیں ملی حالانکہ جس کے طفیل ہمیں جنت ملنی تھی۔ جنگ اُحد میں اس کے دانت شہید ہوئے۔ جنگ احزاب میں کئی پندرہ دن بھاگنا بھی پڑا۔ عورتیں بے پردہ ہو گئیں اور جب ان کی حفاظت کے لئے سپاہی بھیجے گئے تو محاذ کمزور ہو گیا اس کو وہ دن بھی دیکھنا پڑا جب روما کے متعلق یہ خبر مشہور ہوئی کہ وہ عرب پر حملہ آور ہو رہا ہے تو منافقوں نے شادیانے بجائے اور کہا اب دیکھا جائیگا کہ کیا ہوتا ہے۔

روما اور مسلمانوں کا مقابلہ

ایسا ہی تھا جیسے ہاتھی اور چڑیا کا آپس میں مقابلہ ہو۔ مگر اس کو تم جنت کہتے ہو

ایمان کے لحاظ سے تم یقین رکھتے ہو کہ یہ جنت تھی۔ لیکن جب اس لفظ کا اپنے لئے استعمال کرتے ہو تو کہتے ہو کہ ہمیں بھی ویسی جنت ملے جو اس احمق کو ملی جو منکر نکیر دیکھنے کے لئے رات کو قبر میں چھپ گیا تھا حالانکہ جس نے جنت کا لفظ بولا ہے اس نے جو اس کے معنے لئے ہیں ہمیں بھی وہی معنے لینے پڑیں گے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے

ولمن خاف مقام ربہ جنتان

مومن کو دو جنتیں ملیں گی۔ ایک اس جہان میں اور ایک دوسرے جہان میں جس کے منہ سے دنیا میں جنت ملنے کا وعدہ نکلا ہے۔ اسی نے کہا ہے کہ ان تکونوا تالمون

فانہم یالمون کما تالمون جنت

کے یہ معنے نہیں کہ تم پر مصائب وارد نہ ہوں بلکہ جنت کے معنے ہی یہ ہوتے ہیں کہ تمہیں تکلیفیں پہنچیں۔ اس لئے یہ تکلیفیں تمہیں محسوس نہیں ہونی چاہئیں۔ کیونکہ جن کے مقابلہ میں تم اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا عاشق قرار دیتے ہو ان کو بھی تکالیف پہنچ رہی ہیں۔ لیکن وہ تمہارے برابر نہیں ہیں

ترجون من اللہ ما لا یرجون

تم یہ امید رکھتے ہو کہ خدا تعالیٰ تم سے خوش ہو رہا ہے اور اگلے جہان میں بھی تمہیں زندگی ملے گی۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کافروں کو یہ امید نہیں ہوتی ان کے لئے نہ اس جہان میں جنت ہے اور نہ اگلے جہان میں جنت ہے ہر شخص یہ امید کرتا ہے کہ اس کا گھر جنت میں ہو اور جنت کی خدا تعالیٰ نے یہاں تعریف کر دی ہے۔ لیکن بعض احمدی جنت کی یہ تعریف کرتے ہیں کہ وہ احمدی اس لئے ہوئے ہیں کہ ان کی تنخواہ بجائے دو سو کے پانچ سو ہو جائے۔ وہ احمدی اس لئے ہوتے ہیں کہ پہلے ان کا ایک بچہ ہے اب دس بچے ہو جائیں گے۔ وہ احمدی اس لئے ہوئے تھے کہ وہ سمجھتے تھے کہ پہلے دو چار آدمی ان سے خوش ہیں۔ اب سارا قبیلہ ان کے ہاتھ پر جمع ہو جائے گا۔ قوم انہیں لیڈر بنائے گی۔ یہ نقشہ ہوتا ہے جنت کا جو ایک شخص احمدی ہوتے ہوئے بعض دفعہ اپنی نظروں کے سامنے رکھتا ہے۔ نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ جب بھی اُسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے وہ چلا اٹھتا ہے۔ حالانکہ اسے پہلے ہی سمجھنا چاہیئے تھا کہ احمدی ہونے کی وجہ سے اس کی تنخواہ دو سو کی بجائے ایک سو ہو جائے گی۔ یہ نہیں کہ احمدی ہو جانے کی وجہ سے اس کی اولاد بڑھ جائے گی۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے بیوی بچے بھی تکلیف اٹھائیں۔ اسے یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے کہ قوم اسے لیڈر بنائے گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ دس بارہ آدمی

جو اسے پہلے جانتے ہیں وہ بھی اسے چھوڑ دیں۔

دوسرے کوئی وجہ نہیں کہ یہ تکالیف اور مصائب اُسے صرف احمدیت کی وجہ سے پہنچیں بلکہ اگر وہ احمدی نہ بھی ہوتا تب بھی اُسے تکلیفیں پہنچتیں۔ چاہے کسی رنگ میں وہ نقصان اٹھاتا وہ ضرور نقصان اٹھاتا۔ لوگ صرف تمہاری مخالفت ہی نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی بھی کرتے ہیں۔ تمہیں ہر جگہ نظر آئے گا کہ تمہاری جو مخالفت کرتا ہے وہ اپنے بھائی کی بھی مخالفت کرے گا کہ کہیں وہ تجارت میں اس سے آگے نہ بڑھ جائے۔ وہ ایک تیسرے شخص کی مخالفت بھی کرتا ہے اس لئے کہ آئندہ کسی وقت ان دونوں کا عہدہ میں ترقی کے وقت مقابلہ ہونا ہوتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسے پہلے ہی گرا لے۔ پس یہ بات ہی غلط ہے کہ صرف احمدیت کی وجہ سے تمہیں تکلیفیں پہنچ رہی ہیں یالمون کما تالمون اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مخالفین کو بھی ویسی ہی تکلیفیں پہنچ رہی ہیں جیسی تمہیں پہنچ رہی ہیں۔ صرف یہاں نام مذہب کا ہے۔ دوسری جگہوں پر جتھہ بازی بھی ہوتی ہے اور قوم پرستی بھی ہوتی ہے مثلاً فلاں جاٹ ہے۔ میں سید ہوں فلاں کشمیری ہے میں پٹھان ہوں۔ فلاں راجپوت ہے میں مغل ہوں۔ پھر پارٹی بازی ہوتی ہے کہ فلاں فلاں افسر کے ساتھ ہے میں فلاں افسر کے ساتھ ہوں۔ پھر ترقیوں کے اوپر مقابلہ کا سوال آتا ہے۔ گویا وہاں تو سینکڑوں وجوہ ہیں جن کی وجہ سے مخالفت ہوتی ہے اور یہاں صرف ایک ہی وجہ ہے کہ تم احمدی ہو۔ گویا احمدی ہو کر تم نے اپنی مخالفت کو محدود کر لیا۔ یہی حال تجارتوں میں بھی ہے۔ غرض اصل گند یہ ہے کہ لوگوں میں حسد کا مادہ پایا جاتا ہے۔ جیسے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

من شر حاسد اذا حسد یعنی لوگوں میں حسد کا مادہ پایا جاتا ہے جس سے محفوظ رہنے کی دعا کرنی چاہیئے۔ غرض دکھ اور تکلیف سے نہ کوئی رسول دنیا میں بچا ہے اور نہ مومن اور نہ کافر مصائب ہر ایک

پر آتے ہیں۔ امریکہ کتنا دولت مند ملک ہے لیکن اس میں بھی نو لاکھ کے قریب بیکار موجود ہیں۔ اب اگر جنگ ہوئی تو اگرچہ جنگ عذاب ہے مگر ان ۹ لاکھ بیکاروں کے لئے روزی کا ذریعہ کھل جائے گا۔ انگلستان میں اس سے بہت زیادہ آدمی بیکار ہیں۔ انگلستان کی کل آبادی قریباً چار کروڑ ہے اس میں دس بارہ لاکھ کے قریب افراد بیکار ہیں حالانکہ وہ بہت بڑا ملک سمجھا جاتا ہے انگلستان میں رواج ہے کہ وہاں رستوں پر تھوڑی تھوڑی دور ڈرم پڑے ہوتے ہیں۔ ہماری طرح لوگ وہاں گھروں سے باہر گند نہیں پھینک دیتے بلکہ انہیں حکم ہوتا ہے کہ وہ انہی ڈرموں میں گند پھینکیں اور ہر ایک شخص یہ احتیاط کرتا ہے کہ وہ کوڑا کرکٹ ڈرم سے باہر نہ پھینکے میرے

ایک عزیز نے مجھے سنایا

کہ ہم اپنے گھر کا کوڑا کرکٹ باہر پھینکتے ہیں اور ہم نے لنڈن کے کئی لڑکے اور لڑکیاں آپس میں لڑتی دیکھی ہیں صرف اس بات پر کہ کوڑا کرکٹ میں پڑا ہوا ایک بچا کھچا روٹی کا ٹکڑا کوئی دوسرا نہ لے جائے

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان ملکوں کے پاس دولت ہے لیکن کئی ایسی وجوہات ہوتی ہیں جن کی بناء پر حکومت باوجود کوشش کے غربت کا کوئی علاج نہیں کر سکتی مثلاً اسلام نے یہ حکم دیا تھا کہ

کوئی شخص بھوکا نہ رہے

ہر ایک کو روٹی ملے۔ لیکن اس کا طریق یہی تھا۔ کہ ہر ایک شخص کو سال چھ ماہ کا غلہ مل جاتا تھا۔ فرض کرو گورنمنٹ نے غلہ دے دیا۔ اور اسے اطمینان ہو گیا کہ اب ملک میں کوئی بھوکا نہیں۔ لیکن ایک شخص سخی ہے اسے کوئی مسافر ملا۔ تو اس نے اُسے کہا چلو میرے گھر۔ اس نے ایک ماہ کے خرچ میں سے پندرہ دن کا

بے قرار نیک روحیں

سینکڑوں اور ہزاروں ایسی نیک روحیں ہیں جو اپنی مالی تنگی یا کسی اور وجہ سے اخبار الفضل کے لئے بے قرار ہیں۔

آپ ان کے نام اخبار جاری کروا کر ان کی اس بے قراری کو دور کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(مینجر الفضل)

غلہ اس مسافر کو کھلا دیا۔ اور پندرہ دن کا خود کھا لیا۔ اس کے نتیجہ میں مہینہ کے بقیہ پندرہ دن اُسے فاقہ میں گزارنے پڑے یا مثلاً ایک شخص کے ہمسایوں کو علم ہے۔ کہ اس کے پاس لذت کے لئے کچھ کھانے کا سامان ہے لیکن رات کو اس نے کھانا پکا کر کسی دوسرے کو کھلا دیا۔ اس قسم کی کئی اور وجوہات بھی ہیں۔ جن کی بناء پر باوجود کوشش کے کلی طور پر تکلیف کو ہٹایا نہیں جا سکتا۔

پھر اگر یہ نہ بھی ہو۔ تب بھی سب کھانے والے کھانا نہیں کھا سکتے۔ مثلاً میری مثال لے لو۔ میں بیمار ہوں۔ بعض دفعہ تین تین چار چار دن تک ایسا ہوتا ہے کہ جب بھی کھانے لگتا ہوں۔ تو یوں محسوس ہوتا ہے۔ کہ کوئی سزا ملنے والی ہے۔ ایک قسم کا امتلاء اور اختلاج محسوس ہوتا ہے۔ لیکن جب زہر نکل جاتا ہے تو بھوک اس شدت کی لگتی ہے کہ اگر دس منٹ بھی کھانا لیٹ ہو جائے تو جسم تھر تھر کانپنے لگ جاتا ہے۔ بہر حال یہ کسی کے اپنے اختیار کی بات نہیں۔ انسان کی اپنی غلطی نہ بھی ہو۔ تب بھی خدا تعالیٰ نے بعض اسباب ایسے رکھے ہیں جن کے ہوتے ہوئے کلی طور پر تکلیف کو مٹایا نہیں جا سکتا۔ یا مثلاً کپڑے ہیں کپڑے کتنی ہی قسم کے ہوں۔ جب خطرناک قسم کی خارش پیدا ہو جاتی ہے۔ تو جالی کا کپڑا بھی جسم پر نہیں رکھا جا سکتا۔ ایسا مریض یہ چاہے گا کہ مکان کے کنڈے لگا لے اور اندر ننگا بیٹھ جائے۔ ان سب چیزوں کا کوئی حکومت کیا علاج کر سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یالمون کما تالمون کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی شخص دنیا میں موجود ہو اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو ہاں تم منافقت کی وجہ سے اپنی تکلیفوں کو بڑھا کر دکھاتے ہو۔ ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ ہر شخص پر کوئی نہ کوئی مصیبت آتی ہی رہتی ہے۔ کوئی بڑی سے بڑی قوم نکال دو۔ جس کے افراد کو کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو۔ اپنے محلہ میں ہی چلے جاؤ۔ اور دیکھو کہ وہاں کتنے ایسے آدمی ہیں۔ جن کی حالت تم سے بھی زیادہ گری ہوئی ہے اگر احمدی ہونے کی وجہ سے ہی تمہاری حالت گری ہے۔ تو تمہاری حالت سب سے زیادہ گری ہوئی ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمہاری حالت اپنے معیار کے لوگوں سے اچھی ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ احمدی چونکہ دلیل کی طرف جاتا ہے۔ اس لئے لوگوں میں اس کا ادب بڑھ جاتا ہے! اس طرح ہم رتبہ لوگوں میں بھی اس کی بات مانی جاتی ہے۔ اس کی راہنمائی کو لوگ بہتر خیال کرتے ہیں۔

لیکن وہ اپنی حالت کے خراب ہونے کا بہانہ بناتا رہتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض ایسے لوگ بھی ہیں۔ جن کے ساتھ احمدیت کی وجہ سے یہ سلوک ہوتا ہے مگر اس میں اُن کی طرف سے بھی بعض کوتاہیاں ہوتی ہیں۔ ہم مشورہ دیتے ہیں۔ مگر وہ نہیں مانتے ان میں یا تو عدم استقلال ہوتا ہے۔ یا وہ اپنے لئے وہ رستہ تجویز کرتے ہیں جس پر اور لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور اصرار کرتے ہیں۔ کہ ہم نے اسی رستہ سے داخل ہونا ہے۔ حالانکہ اس کے علاوہ سینکڑوں اور رستے ہوتے ہیں۔ جنہیں اختیار کرکے ترقی کی طرف قدم بڑھایا جا سکتا ہے۔

پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ باوجود اس کے کہ تکلیف اٹھانے میں مومن اور کافر برابر ہے۔ ترجون من اللہ ما لا یرجون۔ تم خدا تعالیٰ سے اس کے فضل کی امید رکھتے ہو۔ جو وہ نہیں رکھتا کافر جب مرنے لگتا ہے تو سمجھتا ہے اگلے جہان میں میرا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ لیکن جب مومن مرتا ہے تو کہتا ہے۔ میں اپنے اصل ٹھکانے کو چلا ہوں۔

حضرت علیؓ کے پاس ایک دہریہ آیا اور ہستی باری تعالیٰ کے متعلق آپ کی اس سے بحث ہو گئی۔ حضرت علیؓ نے متعدد دلائل دئے۔ پھر فرمایا۔ ہم نے بحث کی ہے۔ اور دونو نے اپنے اپنے عقیدہ کے حق میں متعدد دلائل دئے ہیں۔ لیکن آؤ ہم عقلی طور پر دیکھیں کہ ہم دونو میں کتنا فرق ہے۔ فرض کرو۔ ہم دونو فلسفی ہیں فلسفہ کا اصول ہے۔ کہ کسی چیز پر غور کرتے ہوئے اس کے اثبات اور نفی کے دونو دروازے کھلے رکھتے ہیں۔ مثلاً وہ کہیں گے۔ خدا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی کہدیں گے کہ شاید خدا نہ ہو آپ یقین رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی موجود نہیں اور میں خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان رکھتا ہوں۔ ہم دونو مرتے ہیں۔ تو موت کے بعد کس کا حال اچھا رہے گا۔ اگر خدا تعالیٰ نہیں جیسا کہ تم کہتے ہو۔ تو مرنے کے بعد تمہیں کچھ ملنے کا نہیں۔ اور اگر خدا ہو۔ تو پھر تمہیں جوتیاں پڑیں گی۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ خدا ہے۔ اگر مرنے کے بعد یہ ثابت ہو۔ کہ خدا نہیں تو مجھے کیا نقصان ہے لیکن اگر خدا ہو تو مجھے دنیا میں اس پر ایمان رکھنے سے فائدہ ہی پہنچے گا۔ اب آپ ہی بتائیں کہ خدا تعالیٰ پر یقین رکھ کر مجھے فائدہ ہوا یا آپ کو اس پر یقین نہ رکھ کر فائدہ ہوا۔ یہی بات اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے کہ ترجون من اللہ ما لا یرجون تم اتنا تو سوچو۔ کہ تمہاری یہ خوش قسمتی ہے

کہ تم مرتے ہو۔ تو تمہیں یقین ہو جاتا ہے کہ اگر میں بیوی بچوں کے لئے کچھ نہیں چھوڑ رہا۔ تو خدا تعالیٰ تو ہے۔ وہی ان کا محافظ و نگران ہو گا۔ لیکن ایک دہریہ مرنے لگتا ہے تو کہتا ہے۔ سب تباہ ہو گئے وہ ایک ایک بچے اور ایک ایک عزیز کی تصویر سامنے لا کر روتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ میری بیوی مرنے کے بعد اور شادی کر لے گی اور بچے تباہ ہو جائیں گے۔ لیکن مومن مرتا ہے تو سمجھتا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کے پاس جا رہا ہوں۔ اور وہی ان کا بھی حافظ ہو گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت کا بچہ فوت ہو گیا اس نے کوئی صدمہ محسوس نہ کیا۔ بلکہ خوش خوش پھرتی رہی۔ لوگوں نے اسے طعنے دئے کہ دیکھو اس کا بچہ مر گیا ہے اور اسے کوئی افسوس نہیں۔ وہ عورت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کو مرنے کے بعد جنت ملے گی۔ اور یہ دائمی اور آرام ہیں۔ جو اسے اُخروی زندگی میں میسر ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے اس عورت نے عرض کیا۔ یا رسولؐ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی مومن اس دنیا میں ایک ٹوٹے پھوٹے مکان میں رہتا ہے تو اسے اگلے جہان میں ایک عظیم الشان محل مل جائے گا۔ آپ نے فرمایا۔ ٹھیک ہے۔ اُس عورت نے کہا اگر یہ سب ٹھیک ہے۔ تو کسی دوسرے کے مرنے پر اس کے رشتہ دار روتے کیوں۔ وہ تو خوش ہوں گے کہ ان کا رشتہ دار تکلیف و مصائب والی دنیا سے ایک پُر امن دنیا میں چلا گیا۔ یا رسول اللہ میرا بچہ مر گیا اور میں خوش تھی کہ وہ جنت میں گیا ہے لیکن عورتیں مجھے طعنے دیتی ہیں کہ میں نے اپنے بچے کی وفات پر کوئی

افسوس نہیں کیا یا رسول اللہ میں اس کی وفات پر روؤں کیوں۔ میرے لئے تو یہ خوشی کا مقام ہے کہ وہ دنیا کے دکھوں سے نجات پا گیا اور اس نے ابدی زندگی حاصل کر لی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ عورت اس فلسفہ کو اکسٹریم (Extreme) تک لے گئی۔ لیکن اس سے ایک بات یہ بھی نکلتی ہے کہ بعض دفعہ خود رونا بھی خوشی کا رونا ہوتا ہے۔ جیسے ایک عرب شاعر کہتا ہے کہ میری آنکھوں کو رونے کی عادت پڑ گئی ہے خوشی کا وقت ہو تب بھی وہ روتی ہیں اور غمی کا وقت ہو تب بھی وہ روتی ہیں۔ لیکن اتنی بات بہر حال درست ہے کہ جو شخص نیکی کی حالت میں مرتا ہے! یقیناً جنت الخلود زندگی میں چلا جاتا ہے اور قدرتی بات ہے کہ اس کے رشتہ داروں کو اُس کی موت پر خوش ہونا چاہیئے۔ غرض مومن کو امید ہوتی ہے کہ مرنے کے بعد اسے ایسی بڑی جنت ملے گی جو ایک بادشاہ کو بھی اپنی عظیم الشان سلطنت کے باوجود میسر نہیں آتی۔ ایک بڑے سے بڑے بادشاہ کو یہ یقین دلا دو۔ کہ اگلے جہاں میں تمہیں خوشی میسر ہو گی۔ وہ یقیناً کہے گا کہ پھر مجھے اپنی موت کی کوئی پرواہ نہیں۔ میں نے بڑے بڑے دہریوں کے متعلق پڑھا ہے کہ جب وہ مرنے لگتے ہیں تو کہتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہمارا عقیدہ غلط ہے۔ پس اس آخری گھڑی کا آرام سے گذر جانا بلکہ ساری زندگی کا آرام سے گذر جانا بہت بڑا انعام ہے اسکے مقابلہ میں کافر کے پاس ہے ہی کیا چیز۔

شکریہ احباب

میرا گونگا اور بہرا بچہ عزیز بشارت احمد جو ۷ر اکتوبر ۱۹۶۰ء کو ربوہ سے لاپتہ ہو گیا تھا۔ قریباً آٹھ ماہ کے بعد مورخہ ۳۰ر مئی کو کراچی سے بخیریت مل گیا ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ جن احمدی جماعتوں۔ مجالس خدام الاحمدیہ اور احباب نے کسی نہ کسی رنگ میں بچہ کی تلاش میں میری مدد فرمائی۔ میں اُن کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور انہیں اپنے فضلوں کا مورد بنائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد عبد اللہ تاجر برف غلہ منڈی ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ تین سال سے ایک جلدی بیماری میں مبتلا ہے۔ بیماری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس بیماری سے جلد شفا کامل عطا فرمائے۔ آمین

(عبد الشکور جاوید دار الرحمت شرقی ربوہ)

نظارت تعلیم کی طرف سے ضروری اعلانات

(۱) ضرورت اکاؤنٹس اسسٹنٹس } تنخواہ ۱۲۰-۱۰-۲۵۰/۱۵-۴۰۰ نیز الاؤنس شرائط:۔ بی کام (ایڈوانسڈ اکاؤنٹس) یا کوالیفائیڈ ڈویژنل اکاؤنٹنٹس درخواستیں ۱۵/۷ تک بنام کمشنر منگلا ڈیم افیرس میرپور (آزاد کشمیر)

(۲) نفیلڈ فاؤنڈیشن فیلوشپس } تعداد تین۔ یک سالہ فیلوشپ ۶۲-۱۹۶۱ء برائے گریجویٹس (۱) میڈیکل و ڈینٹسٹری (۲) نیچرل سائنس و ٹکنالوجی (۳) ہیومینیٹیز، سوشل سائنس۔ ایوارڈ منجانب ٹرسٹیز آف دی فاؤنڈیشن لنڈن بہ سفارش ایڈوائزری کمیٹی ان پاکستان۔ انتخاب: اعلیٰ قابلیت کے سکالرز ٹیچرز کے لئے یو کے میں ٹریننگ۔ مالیت ۱۲۹۰ پونڈ (مجرد) ۱۴۹۰ پونڈ (معہ بیوی)۔ کرایہ آمد و رفت برداشت۔ شرائط: عمر ۲۵ تا ۴۰۔ اچھا تجربہ تدریس و تحقیق۔

فارم درخواست و تفصیلات واپسی لفافہ بھیج کر سیکرٹری نفیلڈ فاؤنڈیشن ایڈوائزری کمیٹی پوسٹ بکس ۱۴۶ کراچی سے یا رجسٹرار یونیورسٹی سے طلب کریں۔

(۳) ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمشن لاہور } امتحان مقابلہ برائے انتخاب ویسٹ پاکستان سول سروس (جوڈیشل برانچ) اسامیاں ۷۔ مراکز امتحان لاہور۔ حیدرآباد۔ پشاور۔ تنخواہ ۳۰۰-۲۵-۵۰۰-۳۰-۵۳۰/۳۰-۷۷۰-۴۰/۸۵۰-۴۰ سلیکشن گریڈ ۹۰۰/-

شرائط: بیچلر آف لاز ڈگری یا بیرسٹر یا ممبر فیکلٹی آف ایڈووکیٹس آف سکاٹلینڈ عمر ۱/۸/۶۱ کو ۲۲ تا ۲۶۔ فارم درخواست سلیبس و تفصیلی شرائط احاطہ مطابے پے معہ بذریعہ رجسٹری ۴ پیسے کی ٹکٹوں والا بڑا لفافہ آنے پر۔ مکمل درخواستیں ۱۵/۸/۶۱ تک۔ (پ۔ ٹ ۷/۷/۶۱)

(۴) گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی } فارم درخواست دفتر پرنسپل سے مکمل درخواستیں ۲۷/۷/۶۱ تک۔ داخلہ بلحاظ قابلیت۔ ٹیکنیکل ہائی سکول سے آمدہ لڑکوں کو ترجیح۔ چند وظائف قابلیت کے معیار پر کورس سہ سالہ برائے ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجنیئرز مکینیکل یا الیکٹریکل شرائط: میٹرک (سائنس و ریاضی) پراسپکٹس پرنسپل سے $\frac{1}{2}$ ۱۰ × $\frac{1}{2}$ ۴ کا واپسی لفافہ ۱۳ پیسے کی ٹکٹیں لگا کر طلب کریں۔ (پ۔ ٹ ۷/۷/۶۱)

(۵) گورنمنٹ صادق کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ بہاولپور } داخلہ دن اور رات کی کلاسوں میں۔ مضامین (۱) شارٹ ہینڈ (انگلش۔ اردو) یا بک کیپنگ (۲) ٹائپ رائٹنگ (انگلش۔ اردو) (۳) آفس روٹین و اپلی منٹس آف کامرس (۴) انگلش و اردو۔ یک سالہ کورس۔ ہوسٹل موجود۔ شرط۔ میٹرک۔ داخلے کی آخری تاریخ ۲۰/۸/۶۱ (پ۔ ٹ ۸/۷/۶۱)

(۶) ایگریکلچر کالج و ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ٹنڈو جام ضلع حیدرآباد } داخلہ فرسٹ ایئر کلاس بی۔ ایس سی ایگریکلچر کورس۔ چند وظائف و فیس معافیاں مستحقین کے لئے۔ کل سیٹیں ۱۲۵۔ شرط: میٹرک (سائنس گروپ)

پراسپکٹس و فارم درخواست پرنسپل سے سات پیسے کی ٹکٹیں ارسال کر کے طلب کریں۔ آخری تاریخ برائے درخواست ۲۰/۷/۶۱ (پ۔ ٹ ۱۸/۷/۶۱) (ناظر تعلیم)

امتحان میں کامیابی

عزیزہ منور سلطانہ صاحبہ بنت مکرم خواجہ عبد الرحمن صاحب مالک حرم رحمان پنساری سٹور گوجرخان نے امسال میٹرک کے امتحان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی حاصل کی ہے اس خوشی میں مکرم خواجہ صاحب موصوف نے دو لائبریریوں کے نام سال بھر کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم خواجہ صاحب کی صاحبزادی کی موجودہ کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین (مینیجر الفضل)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ڈیڑھ سو روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین

فہرست نمبر ۴۱

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ڈیڑھ سو روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ دیگر مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیکر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۵۰- محترمہ والدہ ماجدہ مکرم ڈاکٹر اختر محمود صاحب لاہور۔ ۱۵۰/- روپے

۲۵۱- محترمہ حمیدہ بانو صاحبہ کیمبل پور ۳۰۰/-

۲۵۲- محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ زوجہ ملک نذیر احمد صاحب کراچی۔ ۱۵۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

فہرست نمبر ۲۵

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی پیش جاتے ہیں جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ سو روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ سو روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین۔

۱۳۸- مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ منجانب محترم دادا صاحب اور محترمہ دادی صاحبہ مرحومین } ۱۵۰/- روپے

۱۳۹- محترمہ والدہ ماجدہ مکرم ڈاکٹر اختر محمود صاحب لاہور منجانب خان قاضی محمد اکرم صاحب مرحوم } ۱۵۰/-

۱۴۰- مکرم مرزا دوست محمد صاحب ظفر آباد لاڑکانہ سندھ منجانب والدین مرحومین } ۱۵۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قدیمی۔ آزمودہ۔ شہرہ آفاق — حب ابھرا رجسٹرڈ
فی تولہ ایک روپیہ ۵۰ پیسے مکمل کورس ڈیڑھ تولہ ۳/۷۵ پیسے
نرینہ گولیاں:۔ لڑکے پیدا ہونے کی دوا۔ مکمل کورس ۹/- روپے
حب جند:۔ ہسٹریا مالیخولیا کا علاج ۸۰ گولی ۶/- روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی زیر نگرانی تیار شدہ
شاہین بوٹ پالش
Shaheen BOOT POLISH BLACK
پائیداری اعلیٰ چمک اور اعلیٰ نفاست کیلئے
اپنے شہر کے ہر جنرل مرچنٹ سے طلب فرمائیں

مقصد زندگی و احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ کارڈ آنے پر مفت
عبداللہ الہ دین
سکندرآباد دکن

دوائی فضلِ الٰہی جس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ اولادِ نرینہ پیدا ہوتی ہے
مکمل کورس سولہ روپے
دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

برطانیہ اس مالی سال میں پاکستان کو تین کروڑ پونڈ قرض دے گا

وزیراعظم برطانیہ مسٹر میکملن سے صدر ایوب کی بات چیت

لندن ۱۱ر جولائی۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کل مسٹر ہیرلڈ میکملن سے اپنی ملاقات کے دوران میں پاکستان کو برطانیہ کی مالی امداد کے بارے میں بھی بات چیت کی۔ صدر ایوب نے گذشتہ جمعہ کے روز لندن کے ہوائی اڈے پر نامہ نگاروں سے ایک ملاقات میں بتایا تھا کہ میں اور میرے ساتھی مالی امداد کے بارے میں مسٹر میکملن اور حکومت برطانیہ کے دیگر لیڈروں سے بات چیت کریں گے۔

صدر ایوب نے کہا تھا کہ ہم اپنے دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے لئے برطانیہ سے ہر سال ایک کروڑ پونڈ کے قرضے کی توقع رکھتے ہیں۔ صدر پاکستان نے مزید کہا تھا "ہم جانتے ہیں کہ برطانیہ کو ادائیگیوں کے توازن کے مسائل کا سامنا ہے۔ لیکن ہماری ضروریات بہت زیادہ ہیں۔ اور اس سلسلے میں کسی قسم کی حیلہ جوئی اچھی نہیں ہوگی۔ وزیر اعظم مسٹر میکملن نے صدر ایوب سے بات چیت قبل دوپہر کے ظہرانہ میں ایک ظہرانہ دیا۔ صدر ایوب کی مسٹر میکملن سے ملاقات سے پہلے وزیر خزانہ مسٹر شعیب نے برطانوی وزیر خزانہ مسٹر سلون لائیڈ سے ملاقات کی اور پاکستان کی مالی امداد کے بارے میں بات چیت کی۔

مسٹر سلون لائیڈ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ پاکستان کو ۱۹۶۱ء کے مالی سال میں تین کروڑ پونڈ دینے کی کوشش کریں گے۔ یاد رہے۔ برطانیہ نے سال رواں میں بھارت کو ساڑھے سات کروڑ پونڈ دینے منظور کئے ہیں۔

بقیہ صفحہ اول

صدر ایوب نے نامہ نگار کی اس بات سے اتفاق کیا کہ تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے سلسلے میں امریکہ نے اپنا اثر استعمال نہیں کیا۔ صدر نے کہا کوئی بھی نہیں چاہتا کہ امریکہ کسی آزاد ملک پر اپنی پالیسی ٹھونسے۔ لیکن امریکہ کو کم از کم ۲

۲ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ بھارت میں اس نے جو سرمایہ لگایا ہے اسے کوئی خطرہ تو نہیں ہے صدر نے کہا میرے خیال میں امریکہ یہ جاننے کی کوئی کوشش نہیں کر رہا ہے۔

دو احمدی بچیوں کی نمایاں کامیابی

میری بھتیجی امۃ الحفیظ قریشی دختر قریشی محمد مطیع اللہ آف قادیان نے امسال میٹرک کے امتحان میں ۷۱۹ نمبر لیکر لڑکیوں میں ساتویں پوزیشن حاصل کی ہے نیز وہ وظیفے کی بھی مستحق قرار پائی ہیں عزیزہ ضلع سیالکوٹ میں تمام لڑکیوں میں اول آئی ہیں اس سے قبل مڈل کے امتحان میں عزیزہ نے چوتھی پوزیشن حاصل کی تھی اور وظیفہ حاصل کیا تھا نیز پرائمری میں بھی وہ ضلع بھر میں اول آئی تھیں اور وظیفہ حاصل کیا تھا انکی چھوٹی بہن امۃ النصیر نے بھی اسی سال پرائمری میں وظیفہ حاصل کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی انکے والدین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(سید حسن ریاض برنی چوک علامہ اقبال سیالکوٹ)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ محترمہ (اہلیہ محترم ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر مرحوم) بائیں جانب فالج کے حملہ کے باعث بیمار ہیں نیز انہیں عرصہ سے ذیابیطس کا عارضہ بھی لاحق ہے۔ میو ہسپتال میں علاج ہو رہا ہے لیکن تاحال خطرہ کی حالت ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم محترمہ والدہ صاحبہ کو اپنے فضل سے صحت یاب فرمائے آمین۔

احسان علی
۱۷ میکلوڈ روڈ لاہور

نور لوشن

داغ۔ دھبے۔ کیل اور چھائیوں کو دور کرکے چہرے کو خوبصورت اور شگفتہ بناتا ہے۔ قیمت دو روپے فی شیشی علاوہ خرچ ڈاک۔

المنار دواخانہ ربوہ

ادویات :- جن کی بڑھتی ہوئی مانگ مقبولیت کی سند ہے

چورن سلیمانی یہ مقبول عام چورن نہایت مفید مجرب اور بے ضرر ہے۔ نظام ہضم کو بہتر بناتا ہے۔ قیمت ۵۰ پیسے

کف پاؤڈر نئی اور پرانی کھانسی میں اکسیر ہے۔ گلے کی سوزش وغیرہ میں بھی نہایت مفید ہے۔ قطعی بے ضرر اور مجرب ہے۔ قیمت ۵۰ پیسے

سرمہ راحت چشم ضعف بصر۔ سوزش چشم۔ جالا۔ موتیا بند۔ پڑبال۔ وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے گرد آلود علاقوں میں اس کا اثر نہایت نمایاں ہے بے ضرر ہے قیمت چھوٹی شیشی ۲۵ پیسے بڑی ایک روپیہ

جسرہام پیشاب کی بیماریوں میں نہایت مفید ہے تفصیلات لکھ کر معلوم کریں قیمت ۵ روپے

نشاطِ زندگی خون صاف کرنے والی اور طاقت بڑھانے والی خاص گولیاں۔ قیمت ۱۰ گولیاں ۱۰ روپے

رائل لینیمنٹ مجرب اور سریع الاثر ہے۔ فائدہ نہ ہونے پر قیمت واپس تفصیلات خط لکھ کر معلوم کریں۔ قیمت ۵ روپے

دکانداران اور واقف زندگی احباب کو خاص رعایت

سٹاکسٹ — ذکی میڈیکل سٹورز کنری
پیشکردہ — رشید ٹریڈ ایجنسیز F 505 - خداداد کالونی - کراچی
سٹاکسٹ — دارالخیر جنرل سٹورز غلہ منڈی ربوہ

"بے بی ٹانک" کارگر ثابت ہوئی

مکرم سعید احمد صاحب میڈیکل کمپونڈر نگرپارکر خاص ضلع تھرپارکر تحریر فرماتے ہیں:-

"بندہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چند شیشیاں "بے بی ٹانک" کی لے گیا تھا۔ جو کہ بعض ایک دوستوں کے بچوں کو دی گئیں۔ خدا کے فضل سے کارگر ثابت ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے"۔

قیمت ایک ماہ کورس -/۳ روپے۔ ایجنٹ صاحبان کے لئے ۲۵ فیصدی کمیشن۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

نادر موقعہ

ربوہ میں کاروبار کرنے کے خواہشمند احباب کیلئے

گولبازار ربوہ میں بہترین حالت میں کاروبار برائے فروخت ہے۔ خواہشمند احباب مجھ سے ملیں یا خط و کتابت کریں۔

چوہدری داؤد احمد
داؤد جنرل سٹور
گولبازار ربوہ

حبوبِ صندلین

خون صاف کرتی، خون پیدا کرتی اور دل کو تقویت دیتی ہے

خون کو صاف کرکے بدن کی رنگت کو نکھارتی، چہرہ کے رنگ کو صاف کرتی، خون پیدا کرتی اور دل کو تقویت دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۔ ۔ ۔ ۔ دو روپیہ

تیار کردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴